کیسا ہوگا۔

باب ذکر الشفاعۃ

شفاعت کا لفظ شفع سے نکلا ہے جس کے اصل معنی جوڑا کرنے کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ ملانے کے ہیں ۔ وتر کے مقابلے میں شفع کا لفظ آتا ہے ۔ اسی طرح زمین یا مکان میں ہمسائیگی کی وجہ سے جو حقِ خرید حاصل ہوتا ہے اس کو بھی "شفعہ" کہتے ہیں اسی وجہ سے ۔ پس شفاعت میں بھی یہ معنی اس اعتبار سے موجود ہیں کہ شفاعت کرنے والا جرم و گناہ کرنے والے کی درخواست پیش کرکے گویا خود کو اس مجرم کے ساتھ ملاتا ہے ۔

شفاعت کے معنی ہے گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن بارگاہِ رب العزت میں گنہگار بندوں کے گناہوں کے معاف کئے جانے کی درخواست پیش کریں گے ۔

جن لوگوں نے اس دنیا میں کبیرہ و صغیرہ گناہ کیے ہونگے ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قبول ہونا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے ۔

شفاعت کی مختلف نوعیتیں ہونگی ۔ اور وہ تمام نوعیتیں آنحضرت کی ذات کے لیے ثابت ہیں ۔ چنانچہ ان میں بعض تو ایسی ہیں جو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مخصوص ہونگی اور بعض ایسی ہیں جن میں دوسروں کے ساتھ مشارکت ہوگی لیکن شفاعت کا دروازہ چونکہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں گے اس لئے حقیقت میں تمام شفاعتیں لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف منسوب ہونگی ۔ اور علی الاطلاق تمام شفاعتوں کے والی آپ ہی ہیں ۔

شفاعت کی اقسام : شفاعت کی پہلی قسم "شفاعت عظمیٰ" ہے اور یہ وہ شفاعت ہے جو تمام مخلوق کے حق میں ہوگی ۔ اور یہ شفاعت کرنے کا شرف صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا ۔ اس شفاعت سے مراد ہے ، میدانِ محشر کے لوگوں کو راحت دینے

وقوف کی طوالت و شدت کو ختم کرنے ، حساب کتاب اور پروردگار کے آخری فیصلے کو ظاہر کرنے اور تمام لوگوں کو محشر کی ہولناکیوں ، شدتوں اور سختیوں سے چھٹکارا دینے کی سفارش کرنا ۔ (شفاعت کبریٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے جب کہ تمام مخلوق عاجز ہوگی ، اسی کا نام مقام محمود ہے)

- شفاعت کی دوسری قسم وہ ہے جس کے ذریعے ایک طبقہ کو حساب کتاب کے بغیر جنت میں پہنچانا مقصود ہوگا ۔ (بعض کے نزدیک یہ شفاعت بھی آپ کے ساتھ ہی خاص ہے) ۔
- بہت زیادہ وہ ہوں گے جو مستحق جہنم ہو چکے ہونگے انکو جہنم میں جانے سے روکیں گے ۔
- بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے
- بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے ۔
- بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے ۔
- جنکی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے ۔
- یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہوگا اس کے لئے شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے ۔
- یہاں تک کہ جو سچے دل سے ایمان لایا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے ۔

(شرح حدیث مبارکہ ۵۱) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ

- لِکُلِّ نبی دعوۃ : ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے ۔ مراد یہ ہے کہ ہر نبی کو 1 لازماً قبول ہونے والی دعا کا اختیار دیا گیا ۔
- اختبئ (اختبأت دعوتی) ... میں نے اپنی دعا چھپا لی ، محفوظ رکھ لی ۔ اس میں نبی کریم کی امت کے لیے کمال شفقت و رحمت کا اثبات ہے کہ آپ نے اپنے لیے مانگنے کی بجائے اس مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دیا ۔ لیکن آج یہی امت اپنے مُشفق و محسن پیغمبر کی سنتوں کو پس پشت ڈال رہی ہے ۔ اور شب و روز ان کی مخالفت میں مصروف ہے ۔ اللہ ہمیں اپنے عظیم پیغمبر کی مخالفت سے بچنے کی توفیق دے ۔
- من مات منہم لا یشرک : یعنی عقیدۂ توحید پر موت ہو ، اگر شرک میں مبتلا رہ کر مرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا ۔

Scanned with CamScanner

(شرح حدیث مبارکہ 52) حدثنا مجاہد بن موسیٰ

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوبیاں خود بیان فرمائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق مستقبل سے ہے جو بتائے بغیر نہیں ہو سکتیں۔ ان خصائص کے بیان کرنے کا مقصد حقیقتِ حال سے آگاہ کرنا ہے۔ اظہارِ فخر نہیں۔
- بعض حالات میں اپنی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا (اِجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ یوسف 12 : 55)

"آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں" یہ ممنوعہ خود ستائی نہیں۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے سردار ہیں۔ یعنی حضرت آدم سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔ چنانچہ تمام انبیاء و رسل سے بھی افضل ہیں۔
- جھنڈا ہی قیادت کی علامت ہے۔ رسول اللہ کا جھنڈا حمد کا جھنڈا ہے۔ سب کائنات آنحضرت کی تعریف کرے گی۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کی حمد و ثنا فرمائیں گے۔
- قبروں سے اٹھنا قیامت کی ابتدا ہے اور جنت میں داخلہ اس سلسلے کی انتہا۔ نبی کو ان دونوں میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔
- قیامت کے دن شفاعت اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ نبی عرش کے نیچے تشریف لے جاکر ایک طویل سجدہ کریں گے اور اللہ کی وہ تعریفیں کریں گے۔ جو پہلے کبھی نہ کی ہوگی۔ تب رسول اللہ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ نبی کے بعد دوسرے انبیاء، پھر شہداء، حفاظِ قرآن اور دوسرے نیک لوگ درجہ بدرجہ اللہ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ ان تمام تفصیلات پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے میں شامل ہے۔

(شرح حدیث مبارکہ 53) حدثنا نصر بن علی

- یہ خطاب حضراتِ انبیاء کرام فرشتوں اور جنتی مومنوں سے ہوگا۔ کہ دوزخ سے گناہ گاروں کو نکال لاؤ۔ یہ سارے حضرات ہی یہ کام کریں گے۔
- نہرِ حیات وہ چشمہ ہے جو جنت کے دروازے پر واقع ہے چونکہ اس پانی میں ان مُردوں کو زندہ کرنے کی تاثیر ہوگی اس لیے نہرِ حیات کہتے ہیں۔
- دانہ جب اُگتا ہے تو نہایت کمزور اور ٹیڑھا ہوتا ہے۔ پھر ہوا پانی دھوپ پا کر بہتر اور سیدھا ہو جاتا ہے یہی حال ان لوگوں کا ہوگا۔ کہ اس پانی سے اولاً جلے گے۔ اگیں گے۔ بعد میں قوت پائیں گے۔

Scanned with CamScanner

(شرح حدیث مبارکہ 54 حدثنا عبدالرحمن بن ابراہیم

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بہت قسم کی ہے جن میں سے ایک شفاعت گناہ کبیرہ والوں کے لیے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہو گیا وہ شفاعت کا حقدار ہو گیا اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو۔ جس حدیث میں ہے کہ ہم زکوۃ نہ دینے والوں کی شفاعت نہ کریں گے وہاں منکرین زکوۃ مراد ہیں جو کافر و مرتد ہیں۔ کہ فرض کا انکار کفر ہے۔
- حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ میں تم سے عذاب دفع نہیں کر سکتا وہاں یہ ہی مطلب ہے کہ اگر ایمان قبول نہ کیا تو شفاعت سے محرومی ہے۔
- شفاعت عقلاً جائز اور شرعاً واجب کہ اس پر آیات و احادیث وارد ہیں۔

(شرح حدیث مبارکہ 55 — آخری حدیث

- حضرت جبریل امین یا کوئی اور فرشتہ، بہ حکم رب العالمین کا ہمارے پاس لایا۔ جس میں مجھے اختیار دیا۔ سبحان اللہ یہ ہے محبوبیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ، شعر
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- اس طرح کہ محبوب تم جتنوں کی شفاعت کرو، اتنوں کو بخش دوں۔ پہلی صورت (آدھی امت) میں حد بندی ہے اس میں (شفاعت) بے حد عطا کا وعدہ ہے۔ اس لیے حضور نے اسے کو اختیار فرمایا۔
- شرک سے مراد کفر ہے۔ کسی یقینی عقیدۂ اسلامیہ کا انکار کفر ہے۔ خیال رہے کہ خوارج، بعض معتزلہ، اور اسمٰعیلی وہابی شفاعت کے انکاری ہیں وہ بالکل ٹھیک کہتے ہیں واقعی ان بدنصیبوں کی شفاعت نہ ہوگی۔

(شرح حدیث مبارکہ 56 حدثنا نصر بن علی

- اولاً تو لوگ محشر میں اکیلے اکیلے حیران کھڑے ہوں گے۔ بہت دراز عرصہ گزرنے پر بعض بعض سے ملیں گے اور مشورہ کریں گے۔
- تلاشِ شفیع کے لیے سب ہی نکلیں گے سوائے انبیاء کرام (ایک قول: کہ وہ لوگ بھی نہ نکلیں گے جو عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔ مگر یہ قوی نہیں زیادہ)
- لست ... کا مطلب ہے کہ شفاعتِ کبریٰ میرا کام نہیں۔

Scanned with CamScanner

سجدہ میں حضور انور رب کی بے مثال حمد بیان کریں گے۔ اور مقام محمود پر رب تعالیٰ کی حضور کی ایسی حمد کریں گے جو کوئی نہ کر سکا۔ اس لیے حضور ﷺ کا نام محمد ہے

خیال رہے کہ ایمان و اسلام میں مقدار کی زیادتی کمی ناممکن ہے۔ ہاں کیفیات میں یا نتائج میں زیادتی کمی ہو سکتی ہے۔ جیسے علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین اعلیٰ ہے، مگر کیفیت میں۔ نیز بعض مومنین کو اعمال کی توفیق ملتی ہے بعض کو فرمان الہی۔ یہ نتیجہ میں فرق ہے جو وغیرہ کا ذکر اسی فرق کی بناء پر ہے۔

"ذرہ" سے مراد یا چھوٹی چیونٹی ہے یا ریت کا ذرہ بہرحال مقصود ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے جس کے ساتھ اور کوئی نیکی نہ ہو۔

حضور ﷺ گناہ گاروں کو نکالنے کے لیے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے جس سے پتہ لگا کہ حضور ہم گناہ گاروں کی خاطر ادنیٰ جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اور دوزخ کی آگ نور میں اثر نہیں کر سکتی۔ حضور انور ﷺ نور ہیں آگ سے تکلیف حضور کو نہیں پہنچ سکتی۔

رب نے ہمیں قرآن، اسلام، ایمان، عرفان سب دیا، مگر حضور کے ذریعہ دیا، سجدہ کر کے عرض و معروض کرنا شفاعت ہے۔

لا الہ الا اللہ کہنے والے کون لوگ ہیں؟ بعض شارحین نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو عمر بھر کافر رہے مرتے وقت مومن ہو کر مرے کوئی عمل نہیں کیا۔

بعض نے فرمایا: یہ گزشتہ امتوں کے گناہ گار مومن ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں توجیہیں یہاں مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل میں ایمان تھا مگر زبان سے اقرار نہیں کیا۔ (عنداللہ مومن شریعت میں کافر جیسے ابوطالب، انہیں ساتر کہتے ہیں) منافق نہیں شامل (کہ زبان سے اسلام لائیں اور دل میں کفر ہو)۔

شرح حدیث مبارکہ (56) حدثنا سعید بن مروان

اس ترتیب میں علماء کو شہداء پر مقدم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ علماء کے دوات کی روشنائی جس سے وہ دینی تحریر کریں وہ شہیدوں کے خون سے افضل ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر سے مرفوعًا روایت : شہید اپنے ستر عزیزوں دوستوں کی شفاعت کرے گا"۔ خیال رہے کہ یہاں خاص شفاعت مراد ہے ورنہ ہر نیک مسلمان گناہگاروں کی شفاعت کرے گا۔

بلکہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے، کعبہ معظمہ، قرآن، ماہ رمضان بھی شفاعت کرینگے۔

(شرح حدیث مبارکہ ۵۸) حدثنا اسمعیل بن عبداللہ

- امام سے مراد قائد اور پیشوا ہے، نماز کی امامت مراد نہیں
- جب تمام انبیاء خاموش ہوجائیں گے۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کلام فرمائیں گے۔
- سب سے پہلے نبی شفاعت فرمائیں گے پھر دوسرے انبیاء و رسل۔

(شرح حدیث مبارکہ ۵۹) حدثنا محمد بن بشار

- انہیں جہنمی اس معنی میں کہا جائے گا کہ وہ جہنم سے نکلے ہوئے ہیں۔ جیسے اگر کوئی شخص ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کرلے تو عموماً اسے پہلے شہر کی طرف منسوب کرکے یاد کیا جاتا ہے۔
- یہ نام اس لیے ہے کہ انہیں اللہ کی نعمت یاد رہے اور انہیں خوشی حاصل ہو، اس سے مقصود ان کی تحقیر نہیں، ویسے بھی جنت میں غم، فکر، اور پریشانی کا وجود نہیں

(شرح حدیث مبارکہ ۶۰) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة

- عبداللہ بن جدعاء صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی کنانہ سے ہیں۔ آپ سے صرف 2 حدیثیں مروی ہیں۔ ایک یہ ہی اور دوسری (کنت نبیا وآدم فی الروح والجسد)

من رجل امتی : ★ وہ صاحب حضرت عثمان غنی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

★ بعض نے فرمایا حضرت اویس قرنی ہیں جو تابعی ہیں۔

★ یا یہ مطلب ہے کہ میری امت کے ایک ایک بزرگ کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ بخشے جائینگے۔ شفاعت سے مراد شفاعت صغریٰ ہے۔

- بنو تمیم عرب کا بہت بڑا قبیلہ ہے۔ جب حضور کے امتی ایسی شفاعت کرینگے تو حضور کی شفاعت تو عالم کے خیال سے وراء ہے۔ ان کی شفاعت سے مشکل حل ہوجائیگی۔

Scanned with CamScanner